السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرقاۃ المفاتیح: (4 42) میں جو حدیث آئی ہے، اور اسے احمد، طبرانی ابن ابی الدنیا، مروزی اور ابن مندہ وغیرہ نے بھی نکالا ہے کہاں تک صحیح ہے حدیث یہ ہے، ''ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میت کو جو اٹھاتا ہے، کفن دیتا ہے اسے پہنچاتا ہے''صحیح ہے اور اس سے مراد ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

ولا حول ولا قوة الا باللہ۔

ہاں اس حدیث کو امام احمد نے مسند (3 3) میں نکالا ہے وہ کہتے ہیں حدیث سنائی ہمیں ابوعامر نے وہ کہتے ہیں حدیث سنائی ہمیں عبداللہ بن حسن الحارثی نے وہ کہتے ہیں حدیث سنائی ہمیں سعد بن عمر بن سلیم نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہم میں سے کسی آدمی سے، عبدالملک کہتے ہیں۔ میں اس کا نام بھول گیا، لیکن اس کا نام معاویہ یا ابن معاویہ ہے وہ حدیث بیان کرتا تھا ابوسعید خدری سے پھر اس حدیث کو ذکر کیا، اور مجلس میں ابن عمر تھے تو انہوں نے کہا تم نے کس سے سنا اس نے کہا ابوسعید خدری سے پھر ذکر کی حدیث، تو ابن عمر ابوسعید خدری کے پاس گئے اور کہا اے ابوسعید تم نے کس سے یہ سنا تو انہوں ن کہا نبی ﷺ سے۔

لیکن جیسا آپ دیکھ رہے ہیں حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ایک آدمی مجہول ہے عبدالملک سے اس کا نام بھول گئے ہیں اور عبدالملک میں کوئی حرج نہیں جیسے کہ تقریب میں ہے۔

اور الشیخ الالبانی نے ضعیف الجامعاع رقم: (1794) میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ضعیف ہے اور اس سے مردوں سے دعا کے جواز پر اور اسی طرح زندگی میں اور مرنے کے بعد غیب نلننے پر استدلال جائز نہیں جیسے کہ ہمارے علاقے کے مشرک اس قسم کی روایتیں ذکر کرتے ہیں کیونکہ یہ برزخی احوال ہیں جیسے کہ صحیح حدیث میں آتا ہے کہ مردے کو جب لوگ کودنووں پر اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں تو وہ کہتا ہے، ''آگے جاؤ آگے جاؤ اور اگر برا آدمی ہوتا کہتا ہے افسوس اسے کہا لے جا رہے ہو؟ اور اس کی آواز کو انسانوں کے علاوہ سب سنتے ہیں اور اگر انسان سن بھی لے تو بے ہوش ہو جائے، جیسے کہ مشکوۃ: (1 44) میں ہے تو یہ امور ایمان آخرت سے متعلق ہیں۔ واللہ اعلم۔

پھر میں نے مجمع الزوائد: (3 21) میں دیکھا: او رکہا کہ ''روایت کیا اسے احمد نے اور طبرانی نے اوسط میں، اس میں ایک راوی ہے مجھے اس کا ترجمہ نہیں ملا''۔ اور ذکر کیا ہے علی المتقی نے کنز العمال: (15 687) برقم: (2751)۔

صرف طبرانی سے توان روایات کا باب اعتقاد میں کوئی اعتبار نہیں جب کہ اس کی سندیں ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم.

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ الدین الخالص

# ج1ص151

محدث فتویٰ